بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

دسویں تراویح

سورۃ ہُود۔ 11

بارہویں پارہ کے ربع سے تیرھویں پارہ کے نصف کی تلاوت۔

حضرت ہُودؑ علیہ السلام قوم عادؔ کی ہدایت و نصیحت کے لیے بھیجے گئے تھے۔ قوم عادؔ بہت خوبصورت تنومند جسیم ضخیم جثہ بدن کی مالک زبردست قوت طاقت والے لوگ تھے۔ اس تلاوت کا تسلسل پچھلی تراویح سے ہے۔ سوال ہورہا ہے کہ قرآن کو جھٹلا رہے ہو کہ یہ خدا کی کتاب نہیں ہے تو تم ہی ایسی کوئی ایک آیت قرآن جیسی بنا کر پیش کرو۔ یہ مفسد لوگ ہیں طرح طرح کی جھوٹی باتیں تراشتے رہتے ہیں ظالم مشرک ساری قوموں کا ایک ہی حال ہے۔

46 حضرت نوحؑ علیہ السلام کے ساتھ بھی یہی ہوا طرح طرح کے دعوے مکاریاں جھوٹ افترا خدا کے نام پر باندھے اور بالاخر اس کا نتیجہ انؐ کی ہلاکت اور تباہی کا ہوا۔ موسیٰ و ہارون، بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے انہوں نے بھی شرارتیں کیں پیغمبر کو پریشان رکھا۔ حضرت یونس کا قصہ گذر چکا۔ ہودؑ اور صالحؑ کا قصہ جو قوم عادؔ و ثمودؔ کی طرف بھیجے گئے تھے۔ انہوں نے بھی سرکشی اور کفر کی راہ اختیار کی۔ صالحؑ علیہ السلام کو اللہ نے اونٹنی کا معجزہ عطا کیا تھا۔ لوگوں نے عمداً اونٹنی کو مار ڈالا اس کے نتیجے میں خدا کے عذاب کے مستحق ہوئے مارے گئے۔ پیغمبران بنی اسرائیل کے حالات سنانے کے بعد حضرت ابراہیمؑ کے وارث عطا ہونے کا قصہ سنایا گیا کہ اللہ نے اپنے فرشتوں سے خوشخبری کرائی کہ تمہیں اسحاق پیدا ہوں گے۔ جو بنی اسرائیل کے امام ہوں گے۔ لوطؑ علیہ السلام کی طرف اللہ نے فرشتوں کو عذاب کے ساتھ بھیجا کہ وہ لواطت والی قوم پر پتھروں کی بارش و سنگسار کا عذاب لے جائیں۔ اللہ نے لوطؑ کو اور ان کے ساتھ اہلِ ایمان کو بچالیا، صبح ہوتے ہوتے پتھروں کی بارش شروع ہوئی، لوطؑ کی بیوی بھی ہلاک ہونے والوں میں شامل تھی۔

اس کے بعد شعیبؑ علیہ السلام کا بیان ہے جو اصحاب مدینؔ کی طرف بھیجے گئے ان کا جرم ناپ تول میں کمی بیشی اور بے ایمانی تھا۔ خدا نے اس سزا میں ان کو بھی ہلاک کردیا۔ موسیٰ و

ہارون کو اللہ نے بنی اسرائیل کی طرف ہدایت و نصیحت کے لیے بھیجا۔ پہلے حکم دیا کہ وہ فرعون مصر سے بنی اسرائیل کو غلامی اور قید سے نجات دلائیں۔ اللہ نے معجزات دیئے فرعون نے ان کو جادو سحر بتایا اور خدا کا انکار کرتا رہا۔ وہ بھی ہلاک کیا گیا۔ اللہ نے ذلیں بہت سی بستیوں کو ان کے جرم شرک و کفر، شرارت کے بدلے ہلاک کیا، بہت سی بستیوں کا ذکر سنایا گیا بہت کا ذکر نہیں سنایا وہ سب ملیامیٹ ہوگئیں اللہ کسی قوم پر کبھی ظلم نہیں کرنے والا۔ قومیں خود اپنے عمل و فکر کی وجہ سے ظالم ہوتی ہیں اور ہلاک ہوجاتی ہیں۔ قیامت کے دن اللہ سب قوموں کو جمع کرے گا ان میں آگے آگے فرعون ہوگا۔ یہ روز قیامت کب آنے والا ہے۔ یہ اللہ بہتر جاننے والا ہے۔ یہ وقفہ مہلت کا ہے قوموں لوگوں کے لیے کہ وہ اپنی اصلاح کریں وقت کا فیصلہ آنے سے پہلے ہم لوگوں کو قیامت کے عذاب سے ڈرانے کے لیے پیغمبر بھیجتے رہتے ہیں۔ لیکن لوگوں کو قیامت کے بارے میں یقین ہی نہیں ہے۔ وہ شک و شبہ میں پڑے ہیں۔ ایمان والو! نماز کی پابندی رکھو۔ دنوں کے دونوں وقتوں میں طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب کے بعد فجر اور مغرب کی نماز پڑھو۔ دن کے دوپہر اور وسط میں نمازیں پڑھو رات کے ابتدائی حصہ میں عشا کی نماز کا حکم تم کو دیا گیا ہے یہ فرض عبادت ہے اس کے ترک کرنے پر گناہ اور سزا دی جائے گی۔ نماز معاف کسی کو نہیں ہے۔ اپنے حالات پر صبر کیجیئے اللہ صبر کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرنے والا۔ لوگوں کو چاہیئے کہ ان لوگوں کو ہدایت کریں جو شر فساد و فتنہ مچاتے ہیں یہ سمجھدار دین داروں کا فرض ہے کہ لوگوں کو نیکی کی راہ پر لگائیں۔ اگر اللہ چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی فطرت پر پیدا کرتا اور سب کا ایک ہی طریقہ بنا دیتا لیکن اللہ نہیں چاہتا کہ اس کی مرضی سے لوگ کام کریں۔ لوگوں کو اختیار، ارادہ، مرضی دے کر خود مختار کر دیا کہ وہ اپنے اپنے عمل کے ذمے دار خود بنیں اور اس کی جزا و سزا ان کو ملنی چاہیئے۔ اللہ نے وعدہ کر رکھا ہے کہ نافرمان انسانوں اور جنوں سے دوزخ کو بھر دے گا۔ پیغمبروں کے حالات ان کے واقعات قرآن نے بار بار اس لیے سنائے کہ لوگوں کو عبرت کا سبق ملے اور رسول اللہ کے دل کو تقویت اور سکون حاصل ہو۔ اور مسلمانوں کے لیے ہدایت و نصیحت ملتی رہے۔ لوگوں کو مہلت ملی ہوئی ہے لوگ سیدھی راہ اختیار کریں۔ توبہ استغفار کریں اللہ سے معافی طلب کریں ورنہ انتظار کریں اس وقت کا جب خدا کا فیصلہ ان کو سنایا جائے گا۔ اللہ غیب کا علم غیب کی باتیں جاننے والا ہے۔ خدا کے رسول کو تسلی دی جا رہی ہے کہ آپ اپنے تبلیغ دین کا کام برابر جاری رکھیں۔ خدا پر بھروسہ رکھیں۔ اللہ کو لوگوں کے کاموں کی سب خبر ہے۔

سورہ یوسف کا قصہ شروع ہوتا ہے۔ یہ قرآن کے بہترین قصوں میں ایک ایسا سبق آموز دل نشین قصہ ہے کہ اس میں انسانی کردار، قرآن کا انسان مطلوب کا پیکر انسانیت کو دکھایا گیا ہے۔ بنی اسرائیل کو ابراہیم علیہ السلام کے بعد مکمل انسانیت کا اعلیٰ کردار نیک چلن پیغمبر حضرت یوسف کی شخصیت میں دیا۔ یہودیوں کی لوک کہانیوں میں یہ یوسف زلیخا کا قصہ مشہور تھا حقیقت کسی کو نہیں معلوم تھی۔ یہودیوں نے حضور صلعم کا امتحان لینے کے لیے ان سے پوچھا کہ پرانے زمانے میں یوسف زلیخا کا ایک قصہ مشہور تھا کیا آپ گذرے زمانے کا قصہ سنا سکتے ہیں۔ اللہ نے وحی کے ذریعہ یہ پوری سورت نازل کی اور رسول اللہ نے اس کو بیان کیا اور سنایا۔ یوسف کا قصہ بہت مختصر ہے اور دلچسپ لیکن اس میں شخصی کردار مرد کا، عورت کا، باپ بیٹے کا، سوتیلے بھائیوں کا، عداوت اور دشمنی کا، معافی و درگذر کا، احسان و عدل کا، جواں عمر کے جذبات کا انسان کا پورا پورا نقشہ قرآن نے اپنے الفاظ میں سنایا ہے۔ پہلے قصہ سنیئے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی چار بیویوں سے کل بارہ لڑکے پیدا ہوئے۔ آخری بیوی سے یوسف اور بنیامین تھے ماں کا انتقال ان کے بچپن میں ہو گیا تھا اس لیے یعقوب ان دو معصوم آخری بچوں کو زیادہ چاہتے تھے۔ یوسف کی خالہ نے ان کی ابتدائی پرورش کی تھی۔ بھائیوں کو یوسف سے بغض و حسد پیدا ہوا کہ وہ باپ کے بہت قریب رہتے اور چہیتے اور لاڈلے تھے۔ یوسف آٹھ دس سال کے ہوئے تو خواب دیکھا۔ چاند سورج گیارہ ستارے آسمان پر یوسف کو سجدہ کر رہے ہیں۔ یوسف نے باپ سے خواب بیان کیا اور تعبیر پوچھی۔ یعقوب اللہ کے پیغمبر تھے اب ضعیف العمر ہو چکے تھے مگر اس خواب کی تعبیر جانتے تھے۔ بیٹے سے کہا یہ خواب اپنے دوسرے بھائیوں کو نہ سنانا۔ بھائیوں نے یوسف کو باپ سے دور رکھنے اور خود کے قریب ہونے کا راستہ تلاش کیا ایک دن باپ کی اجازت سے یوسف کو کھیلنے کے لئے ساتھ لے گئے مشورہ کیا کہ یوسف کو کسی آنے جانے والے تجارتی قافلے میں بردہ فروشوں کے ہاتھ فروخت کردیں۔ جب منصوبہ مکمل ہوا تو ایک دن یوسف کو بردہ فروش کے ہاتھ معمولی قیمت پر فروخت کردیا اور گھر جھوٹ موٹ کے روتے ہوئے بہانہ بنا کر آئے کہ یوسف کو بھیڑیا اٹھا کر جنگل میں لے گیا۔ اس کی خون آلود قمیص رنگ لگا کر باپ کو دکھا کر اپنے قول و فعل کا یقین دلایا یعقوب یوسف کو خوب چاہتے تھے اس کے غم میں نڈھال ہو گئے۔ بیٹے کی جدائی میں روتے رہے روتے ہوئے ان کی آنکھ خراب ہو گئی، بینائی ختم ہوئی۔ خدا کا پیغمبر اور شکوہ شکایت زبان پر کیسے لا سکتا تھا۔ صبر کیا خاموش ہو گئے، بیٹے کا غم ستاتا صبر سے کام لیتے قرآن نے ان

کے لیے صبرِ جمیلؔ کے الفاظ استعمال کیے۔ یوسف باپ بھائیوں اور گھر سے دور ہوگئے۔ بردہ فروشوں نے انہیں مصر کے بازار میں لائے جہاں غلاموں کی خرید و فروخت ہوتی تھی۔ وہاں بازار لگتا تھا وہاں وہ رکھے گئے۔ یوسف حسین و جمیل تھے۔ دنیا جہاں کی ساری خوبیاں حسنؑ سب بے مثال رکھتے تھے۔ قیمت بہت اونچی لگی۔ کوئی اس قیمت کا خریدار نہ تھا قیمت سب نے لگائی تھی تاکہ یوسف کے خریداروں میں نام تو آجائے۔ عزیز مصر شاہی درباری مصاحب نے اونچی قیمت لگا کر یوسف کو خرید اہ گھر لائے۔ بیوی سے کہا ایک حسین تحفہ تمہارے لیے خرید لایا ہوں بڑا قیمتی تحفہ ہے۔ اس کو ہم اپنا بیٹا بنالیں گے ہماری کوئی اولاد نہیں ہے ہم نے وارث خرید لیا ہے اس کو گھر میں راحت اور آسائش دے کر رکھو۔ یوسف عزیز مصر کے گھر عرصہ دراز رہے جوان ہوئے۔ جوانی میں اللہ نے ان کا حسنِ یوسف اور زیادہ مثالی بنادیا۔ خدا کو اپنے بندے کا امتحان وہاں لینا تھا۔ نبوت عطا کرنے سے پہلے امتحان اور آزمائش ضروری ہے بے مثال حسنُ و جمال دے کر یوسف کو لاثانی جوان بنایا۔ زلیخا بھی جوان خوبصورت عورت تھی اس کے جذبات کی تسکین اس کو چاہیئے تھی گھر میں عیش و آرام تنہائی، ساتھ میں جوانِ رعنا خوبصورت بے مثال حسنِ عورت کو کیا چاہیئے۔ انسانی جذبات ہیجان میں آئے عورت نے یوسف کو للچایا حریص نظروں سے دیکھا پھر ان کو اپنے قریب بلایا۔ یوسف پریشان ہوگئے۔ ان کے بھی جذبات تھے وہ بھی ایک انسان تھے نوجوان نوخیز آگ دونوں طرف لگی ہوئی تھی، روک ٹوک، پردہ کوئی نہ تھا تنہائی عورت کا محل اس کی آرام دہ خواب گاہ عورت کی طرف سے پہل اور اصرار بار بار نوجوان اکیلا پارسائی کا اس کو دعویٰ نہ تھا اس نے کیا چاہا اور کیا نہ چاہا قرآن نے اس کی ترجمانی کردی تیرھواں پارہ شروع ہوا۔

اس کے ابتدائی الفاظ یہ ہیں وَمَا اُبَرِّیُٔ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ الرَّحِیْمٌ (53) میں ہرگز خود کو پارسا اور نیک نہیں بناسکتا تھا۔ میرے بھی انسانی جوانی کے جذبات تھے۔ جنسی خواہش تو مجھ میں بھی پیدا ہوئی عورت نے مجھے مغلوب کرلیا مگر خدا کی رحمت نے مجھے بدکاری سے بچالیا اگر خدا کا فضل میرے حال پر شامل نہ ہوتا تو میں گناہ کا ارتکاب کرچکا تھا۔ ہوا یہ ہے کہ دروازہ پر کھٹ کھٹ ہوئی یوسف نے دوڑ کر بند دروازہ کھول دیا دیکھا کہ گھر کا مالک زلیخا کا شوہر دروازہ پر موجود تھا۔ عورت اکیلی میرے ساتھ تھی۔ پوچھا کیا ہورہا ہے۔ عورت بولی یہ نوجوان میری طرف آگے بڑھتا ہوا ہاتھا پائی کر رہا تھا۔ عزیز مصر کو یقین نہ آتا تھا کہ متبنیٰ بننے والا لڑکا اپنے مالک کی بیوی کے ساتھ فحش کاری کرے گا۔ عورت کا مکر عورت کی

چال کامیاب رہی یوسف قصور وار ٹھیرے یوسف کو سزا کے طور پر جیل خانہ بھیج دیا گیا۔ یوسف نے اللہ سے خود جیل کی خواہش کی تھی وہی ان کے لیے عافیت کی محفوظ جگہ تھی ورنہ عزیز مصر کا گھر زلیخا کی للچائی ہوئی نظریں انُ کو گناہ کی لذت میں ضرور پھنسا دیتیں۔ اللہ نے اپنے یوسف کی مدد کی وہ محفوظ جیل خانہ میں رہے۔ اس سے قبل زلیخا کا چرچا محلّے میں ہوا کہ عزیز مصر کی بیوی ایک نوجوان غلام کے عشق میں لٹو ہو گئی ہے۔ اور اس کے عشق میں اس نے فوجداری مقدمہ چلایا۔ یوسف کو جیل کی سزا سُنائی زلیخا عورت تھی۔ اس نے عورتوں سے انتقام لینے کے لیے محلّے کی آس پڑوس کی عورتوں کو گھر دعوت دی۔ کھانے پر بلایا جب وہ کھانے کی میز پر کھانا کھا رہے تھے کانٹے چمچے چھری سے اپنا اپنا نوالہ اٹھا رہے تھے عین اسی وقت زلیخا نے ان عورتوں کے سامنے پانی پلانے کے بہانے ایک دم یوسف کو سامنے کر دیا۔ عورتوں نے ایک حسین نوجوان بے مثل حسن کو اپنے سامنے کھڑا دیکھا تو مبہوت ہو کر رہ گئیں ٹکٹکی باندھے اس غلام نوجوان کو دیکھ رہی تھیں۔ بے خود حسن کے متاثر ہونے میں ایسی محو ہو گئیں کہ چھری اپنے ہاتھوں کی انگلیوں پر پھیرنے لگیں۔ بظاہر وہ دکھا رہی تھیں ہم کھانا کھانے میں مشغول ہیں اور دیکھ رہی تھیں۔ یوسف کو زلیخا نے ان کو ٹوکا کہ تم کھانا کھا رہی ہو یا ہاتھوں کو لہولہان بنا رہی ہو۔ عورتیں نادم ہوئیں۔ شرما کر کہنے لگیں یہ انسان بشر نہیں کوئی فرشتہ حسن وجمال کا محور معلوم ہوتا ہے۔ زلیخا نے ان کو قائل کرایا کہ عورت حسن کی دیوانی متوالی ہوتی ہے عورت حسن اور عشق ایک جگہ جمع ہوتے ہیں تو ان کا چرچا چاروں طرف ہونے لگتا ہے۔ تم سب الزام مجھ کو دیتی تھیں۔ اور چور تم میں نکل آیا۔ تم سب بھی میری طرح مجرم ہو یوسف کے لیے مجھے اکیلے کیوں بدنام کیا تم بھی شامل ہو گئے ہو یوسف جیل میں کافی عرصہ رہے۔ اللہ نے جیل میں ان کو نبوت عطا کی تعبیر خواب کے معجزہ کا علم سکھایا۔ یوسف جیل کے اندر قیدیوں کو دین اسلام کی تبلیغ میں مصروف رہے۔ قیدیوں کو مسلمان بناتے رہے۔ جیل خانہ کا جیلر بھی مسلمان ہو گیا تھا۔ یوسف کی شخصیت اور کام جیل خانہ میں ہر طرف پھیل گئے۔ ایک دن جیل خانے میں دو قیدی شاہی دربار سے سزا پا کر جیل خانہ میں قید ہوئے۔ ایک باورچی تھا۔ شاہی مطبخ کا اور دوسرا ساقی تھا بادشاہ کی مصاحبت کا۔ دونوں پر ایک ہی الزام تھا کہ انہوں نے بادشاہ مصر کو زہر دینے کی سازش اور کوشش کی تھی۔ مقدمہ کا فیصلہ ہونے سے قبل دونوں نے خواب دیکھا اور یوسف سے اپنے خواب کی تعبیر پوچھی۔ باورچی نے جو خواب دیکھا وہ یہ تھا کہ اس کے سر کے اوپر ٹوکرا ہے اس کی پکی پکائی روٹیاں وہ اٹھانے لیے جا رہا ہے اور

کوّے اوپر سے اڑ اڑ کر ٹوکرے سے روٹیاں نوچ نوچ کر لے جا رہے ہیں۔ ساقی کا خواب یہ تھا کہ وہ درختوں سے کھجور اور انگور توڑ رہا ہے ان کو مسل مسل کر نچوڑ رہا ہے۔ یوسف نے باورچی کو تعبیر بتائی کہ اس پر زہر دینے کا الزام ثابت ہوگا۔ اور وہ قتل کیا جائے گا۔ ساقی سے کہا کہ وہ بری الذمہ ہوگا۔ دوبارہ اپنی درباری خدمت پر بحال ہوجاوے گا۔ قید سے رہائی مل جائے گی۔ ساقی بہت خوش ہوا یوسف کا شکر گذار ہوا پوچھا میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بتاؤ میں جیل سے رہائی پا کر تمہاری کوئی خدمت انجام دونگا۔ یوسف نے کہا۔ تم بادشاہ سے میری بے گناہی کا ذکر کرنا اور مجھے جیل سے نجات مل جاوے ایسی صورت ڈھونڈ نکالنا۔

ادھر شاہ مصر نے رات خواب دیکھا کہ سات موٹی فربہ گائیں چرتی ہوئی جنگل میں دوسری سات کمزور دبلی پتلی گایوں کو کھا گئی ہیں۔ وہاں ایک کھیت کو دیکھا اس کی فصل کھڑی تیار بالیں لگی ہوئی جھک رہی ہیں اور دوسری طرف کھیتی زرد پیلی پیلی ہوتی جا رہی ہے اس کی لگی بالیں زرد اور خشک ہوگئی ہیں۔ بادشاہ کی نیند اچاٹ ہوگئی۔ دوسرے دن درباریوں سے خواب بیان کیا اور خواب کی تعبیر پوچھی۔ درباریوں نے کہا۔ یہ پریشان خیالی کا خواب ہے۔ کوئی تعبیر ہم نہیں بتا سکتے۔ بادشاہ کو بار بار یہی تعبیر خواب کا خیال رہتا اور فکر مند رہتا۔ ساقی جو بہت قریب سے اپنے بادشاہ کو دیکھ رہا تھا اور شراب بھر بھر کے پلا رہا تھا۔ بولا میں ایک ایسے آدمی کو جانتا ہوں جو آپ کے خواب کی تعبیر بیان کر سکتا ہے۔ بادشاہ نے اس کو کہا جاؤ بلا لاؤ ساقی جیل خانہ میں یوسف کو ملا اور ساتھ چلنے کو آمادہ کیا۔ یوسف نے کہا کہ پہلے میری بے گناہی ثابت کراؤ جیل سے رہائی ملے گی تو میں رہا ہوجاؤنگا ورنہ قیدی بن کر بادشاہ کے پاس نہیں آؤنگا۔ بادشاہ نے اس کا مقدمہ دوبارہ فیصل کرایا۔ زلیخا کو بلایا گیا اور سارا حال پوچھا۔ زلیخا بولی قصور سارا میرا تھا۔ یوسف بے گناہ معصوم تھا کبھی میری خواہش پر آمادہ نہ ہوا وہ پارسا تھا بے عیب تھا اور میں گناہ گار تھی۔

خواب کی تعبیر یہ تھی کہ سات سال کھیتی خوب کثیر ہوگی اور اس کے بعد سات سال قحط پڑے گا۔ حسن انتظام یہ ہو کہ پہلے سال کا اناج محفوظ ذخیرہ کرلیا جائے۔ پورا راشن بندی کا نظام قائم کرکے اگلے سات سالوں کی اناج کی کمی پوری کی جائے۔ بادشاہ کو اپنے خواب کی تعبیر مل گئی اور ایک بہترین دیانتدار، ایمان والا و صالح نوجوان بھی ہاتھ آگیا۔ جو اس کا انتظام خوب چلا سکتا تھا۔ اس نے یوسف کو عزت دی بڑا عہدہ دے کے اس کام پر مامور کیا۔ قحط زدہ لوگ جب دور دور سے مصر آتے اناج حاصل کرتے تو کنعان سے یوسف کے سوتیلے بھائی بھی اناج خرید نے

وہاں آئے یوسف نے انہیں دیکھتے ہی پہچان لیا انہوں نے یوسف کو نہیں پہچانا۔ اناج لے کر جب وہ جانے لگے تو یوسف نے ان سے کہا کہ تمہارے گھر میں کوئی اور مرد نوجوان ہے تو اس کو بھی آئندہ ساتھ لاؤ اس کے حصے کا اونٹ بھر اناج زیادہ ملے گا۔ جب وہ گھر پہنچے تو دیکھا کہ اناج کے تھیلے میں ان کی اجرت انہیں واپس کردی گئی تھی۔ اس احسان (مہربانی) نے انہیں مائل کیا کہ جلد ہی وہ اپنے سوتیلے بھائی بالیمین کو ساتھ لے کر دوبارہ اناج لینے جائیں رقم بھی پاس تھی۔ بڑی مشکلوں سے اپنے بوڑھے باپ کو راضی کر کے ضد کر کے بالیمین کو ساتھ لیا دوبارہ مصر آ گئے۔ یوسف نے اپنے حقیقی چھوٹے بھائی بالیمین کو پہچان لیا اپنے گھر لے گئے ساتھ رکھا سب کی مہمانی کی انہیں بتایا کہ یوسف گم گشتہ ان کا بچھڑا ہوا بھائی یوسف وہی شاہی افسر حکومت مصر ہے۔ سب خوش ہوتے گلے لگے۔ یوسف نے بھائیوں کو گھر واپس بھیجا کہ اپنے ضعیف غمزدہ باپ کو جو ماں سوتیلی تھی۔ اس کو سب کو ساتھ مصر لے آئیں اس طرح یوسف کے بچپن کا دیکھا ہوا خواب پورا ہوا۔ ماں باپ مصر آئے شاہی محل میں یوسف کے ساتھ رہنے لگے۔ یوسف نے اپنے سوتیلے بھائیوں کا تمام قصور معاف کردیا۔ اللہ احسان کرنے والوں سے درگذر کرنے والوں کو قصور معاف کرنے والوں کو، ماں باپ کے ساتھ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ یوسف جیسا صالح پاکباز پاکدامن عفت و عصمت کا نوجوان اور پھر خدا کا نبی پیغمبر اس کے اعلیٰ کردار، اعلیٰ اخلاق اسکی صالح متقی فرمانبردار زندگی نوجوانی، مالک سے وفاداری ایمانداری یہ وہ باتیں تھیں جو اس بہترین قصہ کا مضمون بنیں۔ یوسف کا خواب گیارہ ستارے چاند سورج اس کو سجدہ کررہے ہیں۔ ماں باپ اور دس بھائی سوتیلے ایک بھائی سگا بالیمین سب اس کے ساتھ خوش تھے۔ اس کی عظمت اور بڑائی کو سلام کررہے تھے۔ وہ تعبیر خواب جو یوسف نے بچپن میں دیکھا تھا۔

اس کے بعد کی 13 ویں سورت الرعد آتی ہے۔ قدرت کے مظاہروں کا ذکر ہے نظام شمسی چاند سورج ستارے ان کا ایک مربوط مکمل نظام حیات ہے ان کی رفتار چال کی گردش اپنی اپنی سمت مداروں محوروں پر اپنا اپنا سفر جاری کیے رہتی ہے۔ ان سے خدا نے بڑے بڑے حکمت مصلحت کے کام نکالے دن سے رات، رات سے دن، موسموں کی تبدیلیاں ان کے اثرات انسانوں حیوانوں، نباتات جمادات پر، مخلوقات کو پیدا کرنا ان کا رزق فراہم کرنا اللہ نے اپنے ذمے لیا ہے۔ آسمان سے بادل کی گرج بجلی کی کڑک کا چمکنا، کوندے کا لپکنا، آواز پیدا کرنا بارش کا برسنا اولے، ژالہ باری سب کچھ قدرت کے کرشمے کارنامے اور مصلحت حکمت کے کام

ہیں۔ اس سے جو فیض دنیا کی مخلوقات کو حاصل ہوتا ہے وہ اناج، فصل، کھیتی، باغات پھل، پھول، میوہ جات زمین کی زرخیزی شادابی مردہ زمین کا دوبارہ زندگی پانا یہ سب خدا کے احسانات ہیں۔ قرآن نے اسے "یدبر الامر" کہا ہے۔ دنیا کا انتظام کائنات کا مربوط نظام حیات اللہ تعالیٰ چلا رہا ہے۔ زمین کے قطعات ایک ہی جیسے ہیں۔ آسمان سے برسنے والا ہر جگہ ایک جیسا پانی برساتا ہے۔ زمین پر وہی پانی کہیں رنگ برنگ کے پھول، قسم قسم کے اناج مختلف ذائقوں کے پھل ان کی خوشبو، رنگ، مزہ، ذائقہ، قوت، اثر، تاثیر جڑی بوٹیاں۔ کیا کیا قدرت نے اگائے ہیں۔

یہ سارا نظام قدرت خدا کی کاریگری کے بے مثال نمونے ہیں۔ اللہ کا امر ہے اللہ کی مشیت، مرضی اللہ کے حکم سے ہوتا رہتا ہے۔ اللہ کا امر کل کائنات پر ہے۔ اللہ نے جوڑے جوڑے پیدا کیے۔ اللہ ہی بہتر جاننے والا ہے کہ عورت کے رحم کے اندر پیٹ میں کیا پل رہا ہے کیا جنم لے رہا ہے لڑکا ہوگا یا لڑکی اس کے اندازے پیمانے نظام تقدیر سب وہی جاننے والا ہے۔ اللہ سے کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے۔ اللہ نے ہر شخص کی حفاظت کے لیے دو محافظ فرشتے ہر وقت انسان کے کندھوں پر بٹھا رکھے ہیں۔ ان کے علاوہ دو فرشتے کراماً کاتبین روزنامچے تیار کرتے ہیں دن رات کے انسانی حرکات فعل بول چال نوٹ کرتے رہتے ہیں یوں سمجھو کہ کندھوں پر ویڈیو فلم، ویڈیو کیسٹ پر ٹیپ ریکارڈر رکھے ہوئے آٹومیٹک سب کچھ فلماتے ریکارڈ کرتے رہتے ہیں اس کے دفتر کے دفتر فلما کر آسمان میں علیین سجین کے محافظ خانوں میں محفوظ رکھتے ہیں۔ جو قیامت کے دن ہر شخص کو دکھلائے جائیں گے کہ وہ دنیا میں کیا کام کرتے رہے تھے۔ ان فرشتوں کی صبح و شام دو وقت ڈیوٹی بدلتی رہتی ہے اس لیے قرآن نے نماز وسطیٰ عصر کی نماز کی اہمیت بیان کی اس کو پڑھنے کی تاکید کی ہے وقت پر۔

اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک فرد اپنی حالت بہتری کی نہ سوچے انسان کا اپنا اختیاری مرضی ارادہ کا فعل ہوتا ہے۔ خود کو بدلنے کا۔ جب آسمانوں میں بادل کے ساتھ بجلی کا کوندا لپکتا آواز لہراتا ہے تو بڑا ہیبتناک منظر، خوفناک فضا پیدا ہو جاتی ہے۔ اس وقت فرشتے آسمانوں میں صف باندھے خدا کی عظمت کا بیان حمد و تسبیح ذکر میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ انہیں ڈر خوف رہتا ہے کہ کہیں اللہ کے حکم سے بجلی کا کوندا لپک کر کسی انسان کو، جاندار کو، کافر گنہگار ظالم نافرمان کو اچک نہ لے بجلی اسی پر گرے اور وہ جل کر بھسم نہ ہو جائے۔ اللہ جس پر چاہتا ہے۔ بجلی گرا دیتا ہے، ہلاک کر دیتا ہے۔ اللہ نے زمین کی تخلیق آسمانوں کے نظام شمسی کی تخلیق سے بالکل الگ الگ بنایا ہے۔ دو مختلف نظام حیات ہیں۔

اللہ نے دونوں کو حکم دیا مل جاؤ اتفاق اتحاد سے ایسا ماحول پیدا کرو کہ حیات انسانی جاندار مخلوقات کے لیے کرۂ زمین سازگار بن جائے۔ دونوں نے اطاعت کی۔ کہا پروردگار ہم دونوں تیرے حکم کے آگے سجدہ کرتے ہیں تیرا حکم مانتے ہیں۔ یوں حیات اس کرۂ زمین پر ممکن ہو سکی۔